والدین کی خدمت باعث نجات ہے

از افادات: مولانا محمد رضوان اللہ مفتاحی بستوی

﴿قال اللہ تعالیٰ واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل ان لا تعبدون الا اللہ وبالوالدین أحسانا؟﴾(البقرہ)

''جب میں نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لیا' اپنی عبادت کیلئے تو ساتھ ساتھ والدین (ماں باپ) کے ساتھ حسن سلوک کیلئے بھی عہد و پیمان کیا؟''

دنیا میں صرف مذہب اسلام ہی تمام ادیان سے بہتر و افضل واعلیٰ مذہب ہے۔ چونکہ اسلام نے پزمردہ لوگوں کے قلوب کو دعوت حق سے منور و روشن کیا اور مخلوقات کے ساتھ حسن واخلاق کی زبردست تعلیم دی ہے اور ایک کے ساتھ جیسا برتاؤ حسن وسلوک ہونا چاہئے اور جیسا اخلاق کریمانہ پیش کرنا چاہئے۔ سب کا ذکر کردیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس کے انجام کو بھی بتلایا ہے۔ اسلام کی انہی تعلیمات میں سے ایک تعلیم یہ بھی ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ان کے حکم کی تعمیل کرنا' ان کی حکم عدولی نہ کرنا۔ ان کے حکم سے برگشتہ وروگرداں نہ ہونا۔ چنانچہ دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا﴾

یعنی اے انسانو! تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح اللہ کے حکم کا ماننا اور اس کی عبادت کرنا اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے' اسی طرح والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی اطاعت اور ان کے حکم کی تعمیل بھی ضروری ہے۔ اگر کسی کو شریک کیا تو وہ سزا اور وعید کا مستحق ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے اپنے ماں باپ کے حکم کے خلاف کیا اور ان کے حکم سے برگشتہ ہوا تو وہ بھی بعینہ سزا اور وعید کا مستحق ہوگا۔ ہاں اگر والدین کافر ہوں اور وہ اپنے لڑکے کو کفر کی دعوت دیں تو وہ لڑکا ان کی بات نہ مانے' مگر ان کی اطاعت میں ایک شائبہ نہ چھوڑے بلکہ ہمیشہ ان کی اطاعت میں لگے رہے اور اگر والدین کافر نہ ہوں تو ان کی بات کو کبھی رد نہ کرنا چاہئے۔ اللہ نے دونوں حکموں کو ایک ہی جگہ ارشاد فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن واحادیث کے خلاف کرنے والا کبھی فائز المرام نہیں ہوسکتا اور نہ جنت میں داخل ہوسکتا ہے۔

چنانچہ بیہقی کی روایت اس پر دال ہے:

﴿لا یدخل الجنة منان ولا عاق ولا مدمن خمر﴾

یعنی تین شخص جنت میں نہیں داخل ہوسکتے:

۱۔ پہلا وہ شخص ہے جو احسان کر کے جتلائے۔ مثلاً کسی کو مصیبت میں سہارا دیدے اور اس کو اس سہارے سے نجات مل گئی یا کسی نے کسی کو کچھ دیا اور کسی موقع پر احسان کو جتلایا تو وہ شخص دخول جنت کا مستحق نہیں۔

۲۔ وہ شخص جو اپنے والدین کی نافرمانی کرے یعنی ان کے حکم سے انحراف کرے اور ان کے حکم پر کسی دوسرے کے حکم کو ترجیح دے۔ جیسا کہ موجودہ دور میں دیکھا جاتا ہے کہ لوگ اپنی بیوی کے حکم کو اپنے والدین کے حکم پر ترجیح دیتے ہیں بلکہ والدین کے حکم کو برا سمجھتے ہیں تو ایسے لوگ بھی جنت میں داخل نہیں ہوسکتے۔

۳۔ وہ شخص جو شراب ہمیشہ پئے یعنی شرب شراب پر مداوت ومواظبت کرے تو ایسا شخص بھی جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔

حدیث مذکورہ میں دخول جنت کی نفی کی گئی ہے' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ کسی کے اندر اعمال صالح بھی ہیں اور حقوق والدین ادا نہیں کرتا' وہ جنت کا مستحق نہیں۔

اس سے حقوق والدین کی بڑی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ شریعت میں خدا اور رسول ﷺ کے بعد والدین کا درجہ ثابت کیا گیا ہے۔ نیز اس سے کہیں زیادہ زجر وتوبیخ اس حدیث میں ذکر ہے۔ حقوق والدین والوں کو:

﴿یراح ریح الجنة من میسرة خمس سنة ولا یجد ریحه منان ولا عاق ولا مدمن خمر﴾

یعنی جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی دوری ہی سے معلوم ہوگی۔ لیکن ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا اس خوشبو سے بھی محروم رہے گا۔

معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ سب کا حساب وکتاب لے گا۔ مگر ایک ایسا گروہ ہوگا کہ اس کی طرف خدا دیکھنا بھی گوارا نہ کرے گا اور نہ ان سے کچھ پوچھے گا۔ صحابہ نے دریافت کیا اللہ کے نبی وہ کون لوگ ہوں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿متبری عن والدیه وراغب عنهما﴾

وہ ماں باپ سے اعراض کرنے والے لوگ ہوں گے جو لوگ اپنے والدین کو جدا کردیتے ہیں اور ان کی کفالت سے دستبردار ہوجاتے ہیں۔ ماں باپ کے آرام وتکلیف سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے۔ چاہے وہ فاقہ کشی میں کیوں نہ مبتلا ہو جائیں۔ افسوس ایسے لوگوں کی کہاں اور کیسے نجات ہوگی۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے معاذ میں تم کو دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔ زندہ رہنا تو ان پر ضرور عمل کرنا۔ ان وصیتوں میں سے ایک وصیت یہ ہے کہ:

﴿لا تعقن والدیک وان امراک ان تخرج من اهلک ومالک﴾

یعنی تم اپنے والدین کی نافرمانی مت کرنا۔ حکم نہ ٹالنا اگر وہ تم کو یہ حکم دیں کہ تم اپنے گھر سے نکل جاؤ اور اپنے اہل و عیال کو چھوڑ دینے کا حکم دیں۔ مطلب یہ کہ ایسا وقت آ جائے تو خوشی خوشی ان کے حکم کی تعمیل کرنی چاہئے اور ان کی رضامندی حاصل کرنا چاہئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

﴿رضاء اللہ فی رضاء الوالدین سخط اللہ فی سخط الوالدین﴾

© rasailojaraid.com

یعنی خدا کی رضامندی والدین کی رضامندی میں ہے اور خدا کی ناخوشی والدین کی ناخوشی میں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس سے اس کے والدین خوش ہو گئے تو ان کیلئے فلاح و کامیابی ہے اور جن سے اس کے ماں باپ ناراض ہو گئے تو ان کیلئے دنیا و آخرت دونوں جگہ خرابی ہے۔ جب تک کہ اس کے ماں باپ دل سے نہ معاف کر دیں۔

ایک واقعہ اس سے متعلق بہت عبرتناک ہے۔ ملاحظہ ہو اس سے والدین کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب زواجر میں فرماتے ہیں کہ مسند طبرانی میں ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے عہد مبارک میں ایک صحابی مسمی علقمہ رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ شرع کے بہت پابند تھے۔ شریعت اصول کے بہت محتاط تھے مگر ان کے اندر ایک خامی تھی کہ وہ اپنی بیوی کے قول و فعل کو اپنی والدہ کے قول و فعل پر ترجیح دیتے تھے۔ اسی وجہ سے ان کی والدہ ان سے ناراض رہا کرتی تھیں۔ جب وہ بیمار پڑے تو ان کی بیوی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں خبر بھیجی کہ علقمہ اب دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں۔ تو حضور ﷺ نے حضرت بلال، صہیب و عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو بھیجا کہ جاؤ علقمہ کو کلمہ توحید کی تلقین کرو۔ چونکہ یہی وقت سنبھلنے کا ہے، اس وقت شیطان انسان کو بہکاتا ہے۔

چنانچہ صحابہ کرام تشریف لے جاتے ہیں اور علقمہ کو کلمہ لا الہ الا اللہ کی تلقین شروع کرتے ہیں تو علقمہ رضی اللہ عنہ کی زبان سے وہ کلمے ادا ہی نہیں ہوتے ہیں۔ حرکات و سکنات حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھانپ جاتے ہیں اور دوڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتے ہیں اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ علقمہ اپنی زبان سے کلمہ توحید ادا کرنا چاہتے ہیں، مگر ادا نہیں ہوتا۔ تو حضور ﷺ خود علقمہ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جاتے ہیں اور ان کی والدہ کو بلا کر دریافت فرماتے ہیں کہ علقمہ کے بارے میں جو تم جانتی ہو عرض کرو۔

ان کی والدہ نے بتلایا کہ اللہ کے نبی علقمہ اصول شرع کے بہت ہی پابند، تہجد گزار تھے۔ مگر میں ان سے ناراض ہوں۔ تو حضور نے فرمایا کہ اے علقمہ کی ماں تم ان سے خوش ہو جاؤ اور تہہ دل سے معاف کر دو ورنہ وہ بخشے نہیں جائیں گے۔ چنانچہ حضور ﷺ کے فرمانے سے ان کی ماں نے تہہ دل سے معاف کر دیا۔ تو بلال رضی اللہ عنہ دوبارہ جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ علقمہ رضی اللہ عنہ خود کلمہ پڑھتے ہیں۔ چنانچہ اسی حالت میں ان کا انتقال ہو جاتا ہے۔ ان کی تجہیز و تکفین میں حضور ﷺ خود شامل ہوتے ہیں اور نماز جنازہ کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ انصار و مہاجرین کی جماعت یاد کر لو جو شخص اپنے والدین کو ستائے گا اور ان کی حکم عدولی کرے گا تو اس کی زبان دنیا ہی میں بند کر دی جائے گی۔ والدین کی اہمیت اس شعر سے بھی ہوتی ہے

خوشی ماں باپ کی اولاد کی بخشش کی صورت میں
کہ پاؤں کے تلے ماں باپ کے کہتے ہیں جنت ہے

مذکورہ واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ ماں باپ کی نافرمانی کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ چنانچہ ترمذی شریف کی روایت ہے:

﴿عن عبدالرحمن بن ابی بکرہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول اللہ قال الا شراک باللہ وحقوق الوالدین﴾

یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ اکبر کبائر کے متعلق کیا تم لوگوں کو میں نہ بتلاؤں۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ضرور فرمایئے اے اللہ کے نبی ﷺ۔

تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ یعنی اس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا یہ گناہ کبیرہ ہے۔ دوستو والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا افضل اعمال سے ہے۔

ترمذی شریف کی روایت ہے ملاحظہ فرمایئے۔ (ترمذی جلد دوئم صفحہ ۱۲)

﴿ابواب البر و الصلۃ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال سالت رسول اللہ ﷺ ای الاعمال افضل قال الصلوۃ لمیقاتھا فقلت ثم ماذا یا رسول اللہ قال بر الوالدین قال قلت ثم ماذا یا رسول اللہ قال الجہاد فی سبیل اللہ ثم سکت عنی رسول اللہ ولو استزدتہ لزدنی﴾

ناظرین کرام والدین کی اطاعت اور ان کی خدمت بڑی خوش نصیبی ہے۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کی۔ خدا کے محبوب پیغمبر سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ثلاث دعوات مستجابات لا شک فیھن دعوۃ المظلوم ودعوۃ المسافر ودعو الوالد علی ولدہ﴾ (رواہ الترمذی)

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین شخصوں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ یعنی وہ تینوں مستجاب الدعوۃ ہیں۔ اول وہ شخص جو مظلوم ہو، دوسرا مسافر، تیسرا ماں باپ کی دعا۔

اولاد کے حق میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اپنے والدین کو اف تک مت کہو۔ **﴿ولا تقل لھما اف......الخ﴾**

ایک جگہ سنن بیہقی میں رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے:

﴿ان رسول اللہ ﷺ قال من ولد ینظر الی والدیہ نظر رحمتہ الا کتب اللہ لہ بکل نظرۃ حجۃ مبرورۃ قال وان نظر کل یوم مائۃ مرۃ قال نعم اللہ اکبر واطیب﴾

یعنی جو شخص اپنے ماں باپ کی طرف دن میں ایک مرتبہ خندہ پیشانی سے ملتا ہے اور نظر رحمت کرتا ہے، حسن سلوک کرتا ہے تو اس کو اللہ تبارک و تعالیٰ ایک حج مبرور کا ثواب عطا کرتے ہیں۔ راوی نے کہا کہ اگر دن بھر میں ایک سو مرتبہ اس کی طرف رحمت کی نظر کرے یعنی خدمت میں لگا رہے تو بھی اس کو اسی کے برابر ثواب ملے گا۔ یعنی سو حج مبرور کا ثواب ملے گا۔

تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہیں اللہ کے خزانے میں کس چیز کی کمی ہے۔ اللہ کی خوشنودی و رضامندی اگر ہو تو خدا کے قدرت سے یہ کوئی بعید بات ہے۔

دوستو! والدین کی اطاعت اور خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے انسان مصائب و آلام سے بھی بچ سکتا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والحمد للہ رب العالمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

© rasailojaraid.com